بے سمجھے قرآن کی تلاوت؟

تحریر : فضیلۃ الشیخ علی طنطاوی ' ترجمہ : امِ بلال

یہ سوال ایک طالبہ کی طرف سے ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ وہ رمضان میں قرآن شریف پڑھتی ہے مگر اس کے معانی نہیں سمجھتی' تو کیا اس پر ثواب ملے گا یا نہیں؟

سب سے پہلے تو اس سوال سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ طالبہ دین دار ہے۔ اللہ اسے برکت دے' وہ چاہتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کا راستہ معلوم کرے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ یقیناً اس میں ثواب ہے' خواہ آپ اس کے معانی نہ سمجھتی ہوں۔ مگر یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا قرآن صرف بلا سمجھے پڑھنے کے لئے نازل ہوا ہے؟ اس کی مثال ایسے ہی ہے جیسے کسی طالب علم نے کتاب خریدی۔ امتحان کے دنوں میں اسے پڑھا' لیکن جب اس کتاب کے موضوع کے بارے میں پوچھا گیا تو وہ کچھ بھی نہ بتا سکا تو کیا اسے پڑھنا کہیں گے؟

یا یہ روز مرہ کا اخبار لے لیں۔ آپ اسے خرید کر اول سے آخر تک اشتہارات سمیت پڑھ ڈالیں۔ اس میں جلی عنوان ہوں' بڑی بڑی سرخیاں کہ افغانستان میں یہ ہو گیا' لبنان میں وہ ہوا' بلقان کی یہ خبر ہے۔ غرض تمام اخبار پڑھنے کے بعد کوئی آپ سے پوچھے "بھائی اخبار میں کیا کیا خبریں ہیں' کچھ ہمیں بھی بتاؤ"۔ تو آپ یہ جواب دیں کہ ہاں پڑھا تو ہے مگر خبریں معلوم نہیں تو کیا آپ کا یہ پڑھنا' پڑھنا شمار ہو گا؟ یا میں ایک غیر زبان کی کتاب خریدوں اور پڑھنے کے لحاظ سے اس کی بالکل صحیح ریڈنگ کر جاؤں کہ اہل زبان سنے تو کہے بڑی عمدہ ریڈنگ کی ہے مگر مجھے کتاب سمجھ میں خاک بھی نہ آئی تو کیا کہا جائے گا کہ اس کتاب کے موضوع سے میں واقف ہوں۔

میں کسی پر تنقید نہیں کرتا' لیکن قبل اس کے کہ آج کل کے سبھی نہیں تو اکثر قاریوں کے بارے میں کچھ کہوں جو قراءت کرتے ہیں یا ریڈیو پر پڑھتے ہیں' میں قاری کی حقیقت

© rasailojaraid.c

بیان کرنا چاہوں گا۔ قاری کسے کہتے ہیں؟ اسلام کے صدرِ اول میں قاری کا مطلب تھا قرآن کو بالکل صحیح پڑھنے اور اس کے احکام کو پوری طرح جاننے والا شخص۔ آپ اسلامی تاریخ مغازی دیکھیں۔ جنگ یمامہ جو مرتدین کے ساتھ ہوئی تھی' اس میں ستر حفاظ شہید ہوئے۔ میں کسی کی تخصیص نہیں کرتا بلکہ عمومی مشاہدہ کے تحت کہہ رہا ہوں کہ کیا وہ آج کل کے قراء کی طرح تھے---؟ جو ریڈیو ٹی وی پر گانوں کے سے انداز میں تانیں نکال کر پڑھتے ہیں کہ واللہ اگر کوئی دور سے سنے تو پہچان نہ پائے کہ قرآن پڑھا جا رہا ہے یا گانا گایا جا رہا ہے۔

قرآن کو خوش الحانی سے پڑھنے کی ترغیب آئی ہے' لیکن ایسی خوش الحانی جس میں بے ساختگی اور روانی ہو۔ موسیقی کی طرز اور اصولوں پر تلاوت نہیں ہونی چاہئے۔ آج آپ قاریوں کو سنیں کہ جہاں آیت ختم ہوئی سامعین کی طرف سے اللہ کی صدائیں بلند ہو جاتی ہیں۔ میں اُن سے پوچھتا کہ کیا تم نے کسی مغنّی کو گاتے سنا ہے؟ کیا تم نے اس کلام سے کوئی نصیحت پکڑی یا محض لطف اندوز ہوئے---؟

کافی عرصہ پہلے کی بات ہے' جس کا میں خود شاہد ہوں۔ میرے ایک شاگرد نے جو ریڈیو دمشق کا ڈائریکٹر تھا' رمضان کے دنوں میں دمشق کی جامع اموی میں محفل قراءت منعقد کرانے کا ارادہ کیا۔ سب سے پہلے تو قاریوں میں اختلاف ہو گیا کہ سورۃ مریم کون پڑھے گا۔ کیوں؟ اس لئے کہ اس میں آیتوں کے آخر میں یائے مشددہ آتی ہے۔ گویا قراءت کا انتخاب لحن کے مطابق کرتے ہیں۔ یہ بالکل ایسے ہی ہے جیسے کہا جاتا ہے کہ یہ کلام فلاں کا ہے' آواز فلاں کی اور موسیقی فلاں نے ترتیب دی۔ پھر ان قراء میں سے ایک نے سورۃ الحاقہ یہ آیات پڑھیں' جبکہ یہ آیات وہ ہیں جنہیں سن کر واللہ رونگٹے کھڑے ہو جائیں اور دل کانپ اٹھے۔ شدید وعید کی آیتیں ہیں۔

﴿ خُذُوْهُ فَغُلُّوْهُ ۝ ثُمَّ الْجَحِيْمَ صَلُّوْهُ ۝ ثُمَّ فِيْ سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوْهُ ۝ ﴾

"(حکم ہو گا) پکڑو اسے اور اس کی گردن میں طوق ڈال دو' پھر اسے جہنم میں جھونک دو' پھر اسے ستر ہاتھ لمبی زنجیر میں جکڑ دو"۔

© rasailojaraid.com

ڈرا دینے والی یہ آیات اس نے خوب مقفیٰ و مسجّع بنا کے پڑھیں اور لوگ اس طرح وجد میں آئے جیسے رقص کی مناسبت سے کوئی نغمہ سن لیا ہو۔ کیا قرآن پڑھنے اور سننے کا مقصد یہی ہونا چاہئے؟ ایک دفعہ ہمارے شیخ مفتی شام "شیخ ابو جسر عابدین" نے جو طبیب بھی تھے، اس صورت حال پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا کہ یہ تو ایسے ہے جیسے ایک ملزم جو عدالت کے کٹہرے میں کھڑا ہوا ہو اور قاضی نے اس کے بارے میں حکم سنا دیا ہو کہ اسے موت کی سزا دی جاتی ہے اور وہ سن کر کہے اللہ! قاضی کی آواز کیا سریلی ہے اور کلام کیسا مطربانہ ہے۔ تو یہی حال اکثر لوگوں کا ہے۔

میں یہ نہیں کہتا کہ قرآن خوش الحانی سے مت پڑھو یا بغیر سمجھے کبھی مت پڑھو۔ میرے اس کہنے کا غلط مطلب نہ لو، قرآن بلا سمجھے پڑھنا بھی ثواب ہے۔ اس کے ہر ہر حرف پر دس نیکیاں ملتی ہیں لیکن کیا یہی مقصود ہے؟ کیا قرآن صرف اس لئے نازل ہوا ہے کہ ہم ختم پر ختم کئے جائیں بغیر یہ دیکھے کہ ہماری سمجھ میں بھی کچھ آیا --؟ آپ حرم میں چلے جائیں۔ بیسیوں آدمی مصحف کھولے پڑھتے نظر آئیں گے، لیکن اگر آپ ان میں سے ایک سے کسی آیت کا مطلب پوچھ لیں تو معنی نہ بتلا سکیں گے۔ میں نے ایک مرتبہ ایک تلاوت کرنے والے سے اس کا مطلب پوچھا۔ وہ لعان کی آیت پڑھ رہا تھا تو میرا سوال سن کر متعجب ہو گیا اور میری طرف کھلی آنکھ سے محض دیکھتا ہی رہ گیا، گویا کہہ رہا ہو کیا صرف پڑھ لینا ہی کافی نہیں --؟ تو میرے کہنے کا مطلب ہے قرآن پڑھو اور ضرور پڑھو، خوش الحانی سے پڑھو، مگر اسے سمجھو ضرور۔ یہ میں کوئی اپنی طرف سے نہیں کہتا، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :

﴿اَفَلَا یَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰی قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا۝﴾

"کیا وہ قرآن میں غور و فکر نہیں کرتے یا ان کے دلوں پر قفل لگے ہوئے ہیں؟"

تو اے بھائیو! اپنے دلوں پر لگے ہوئے تالے توڑ ڈالو تاکہ وہ قرآن سمجھنے کے لئے کھل جائیں۔ قرآن ایک دستور ہے، قرآن ایک ضابطہ حیات ہے۔ قرآن امر و نہی کا مجموعہ ہے۔ اگر ایک قاضی قانونی مسودہ کو خوبصورت، خوش رنگ اور جلی حروف میں لکھوا کر دیوار پر لٹکا دے، مگر خود اس کے خلاف کرے تو اسے صلہ دیا جائے گا یا سزا دی

© rasailojaraid.com

جائے گی؟ فوج کے کسی کمانڈر کو حکم ملا کہ کل ۸ بجے دشمن پر حملہ کرنا ہے' اس نے اس حکم کو سر آنکھوں پر رکھا' اس کی تعظیم کی' اس کے احترام کے لئے کھڑا ہوا' مگر اگلے روز ۸ بجے تک پڑا سوتا رہا۔ تو کیا اسے انعام ملے گا یا اس کا کورٹ مارشل ہو گا۔۔؟ تو ہمارے رب نے مومنین کی صفت بیان کی ہے کہ جب ان کے سامنے قرآن مجید پڑھا جاتا ہے تو ان کا ایمان بڑھ جاتا ہے۔ ان کے دل نرم ہو جاتے ہیں۔ یہ نہیں فرمایا کہ ان کا طرب اور خوشی بڑھ جاتے ہیں۔

اگر کمرے میں دو بٹن لگے ہوئے ہیں' ایک سے پنکھا چلتا ہے' دوسرے سے بلب روشن ہوتا ہے اور یہ بٹن بہت نزدیک لگے ہوں۔ اگر آپ سے غلطی ہو جائے تو مطلوبہ بٹن کی بجائے دوسرا بٹن دبا دیں جس سے پنکھے کی بجائے بلب یا اس کے برعکس بلب روشن ہونے لگے تو یہی حال دل کا ہے۔ اس میں بھی ایک بٹن خشوع کا ہے' دوسرا طرب و خوشی کا۔ تو وہ لوگ یہاں غلطی کرتے ہیں جو قرآن سن کر طرب میں آجاتے ہیں۔ خشوع والے بٹن پر ہاتھ رکھنے کی بجائے طرب والے بٹن پر ہاتھ رکھ دیتے ہیں۔

تو بھائیو! یہاں خیال رکھو۔ قرآن پڑھو بھی اور اس کے سمجھنے کا اہتمام بھی کرو۔ OO

---

۶۸ ایمان افروز واقعات پر مشتمل قاضی عبید اللہ حلیم فضلی کی تالیف

توبہ

جو پیر طریقت محترم قاضی محمد حمید فضلی مدظلہ العالی کے حکم پر مرتب کی گئی

خود پڑھیے اور احباب کو تحفہ میں دیجئے

سفید کاغذ' کمپیوٹر کتابت' عمدہ طباعت' مضبوط جلد' قیمت صرف۔/۱۰۰ روپے

شائع کردہ: ادارہ فیوضات مجددیہ خانقاہ فضلیہ' شیر گڑھ' تحصیل و ضلع مانسہرہ

نوٹ: یہ کتاب مکتبہ انجمن ۳۶۔کے' ماڈل ٹاؤن' لاہور سے بھی حاصل کی جاسکتی ہے

© rasailojaraid.com